خطبہ جمعہ

اے اللہ! تو قرآن کو میرے دل کی بہار بنادے اور میرے سینے کا نور بنادے اور اسے میرے غم اور رنج کے دور کرنے کا ذریعہ بنادے۔

تمام اور ہر ایک قسم کے نور قرآن ہی میں ہیں۔ اس کا ظاہر بھی نور اور باطن بھی نور ہے اور اس کے اوپر بھی نور اور نیچے بھی نور ہے

(اللہ تعالیٰ کی صفت النور کے مختلف پہلوؤں کا آیت قرآنی، احادیثِ نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے تذکرہ)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۱۶؍اگست ۲۰۰۲ء بمطابق ۱۶؍ظہور ۱۳۸۱ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا. مَاكُنْتَ تَدْرِىْ مَاالْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِىْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا. وَاِنَّكَ لَتَهْدِىْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ﴾(سورة الشورىٰ:۵۳)

اور اسی طرح ہم نے تیری طرف اپنے حکم سے ایک زندگی بخش کلام وحی کیا۔ تو جانتا نہ تھا کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے لیکن ہم ہی نے اسے نور بنایا جس کے ذریعہ ہم اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں ہدایت دیتے ہیں اور یقیناً تُو سیدھے راستہ کی طرف چلاتا ہے۔

حضرت عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب بھی کسی شخص کو کوئی غم یا حزن پہنچے اور اس پر وہ یہ دعا کرے کہ اے میرے اللہ! مَیں تیرا بندہ، تیرے بندے اور تیری بندی کا بیٹا ہوں۔ میری پیشانی کے بال تیرے ہاتھ میں ہیں۔ میرے بارے میں تیرا ہی حکم چلتا ہے۔ میرے بارے میں تیرا فیصلہ عدل پر مبنی ہے۔ تُو نے جتنے بھی نام اپنے لئے رکھے ہیں یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھائے ہیں یا اپنی کتاب میں نازل کئے ہیں یا علم غیب میں اپنے ساتھ مخصوص کئے، ان سب کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ تُو قرآن کو میرے دل کی بہار بنادے اور میرے سینے کا نُور بنادے اور اسے میرے غم اور رنج کو دُور کرنے کا ذریعہ بنادے۔ (اگر کوئی شخص یہ دعا کرے گا) تو اللہ اس کا غم اور حزن دُور فرمادے گا اور اس کو کشائش میں بدل دے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ آپؐ سے عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول! کیا ہم اس دعا کو یاد نہ کرلیں؟۔ آپؐ نے فرمایا: ہاں! ہر سننے والے کو چاہئے کہ اسے یاد کرلے۔

(مسند احمد بن حنبل۔ مسندالمكثرين من الصحابه)

علامہ فخر الدین رازیؒ سورة الشوریٰ کی آیت ۵۳ کے تحت ﴿وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِىْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ یہاں نور سے مراد قرآن مجید ہے جس کے ذریعے ہم اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں ہدایت دیتے ہیں۔ (رازی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اور اسی طرح ہم نے اپنے امر سے تیری طرف ایک روح نازل کی ہے۔ تجھے معلوم نہ تھا کہ کتاب اور ایمان کسے کہتے ہیں۔ پر ہم نے اس کو ایک نور بنایا ہے۔ جس کو ہم چاہتے ہیں بذریعہ اس کے ہدایت دیتے ہیں اور بہ تحقیق سیدھے راستہ کی طرف تو ہدایت دیتا ہے"۔

(براہین احمدیہ صفحہ ۴۷۷)

قرآن کریم کے بارے میں، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عربی عبارت کا اردو ترجمہ یوں ہے۔ فرماتے ہیں:-

"خدا کی قسم! یہ بے مثل موتی ہے۔ اس کا ظاہر بھی نُور اور باطن بھی نُور ہے اور اس کے اوپر بھی نُور اور نیچے بھی نُور ہے۔ اور اس کے ہر لفظ اور ہر کلمے میں نُور ہے۔ یہ ایک ایسی روحانی جنت ہے جس کے پھلوں کے خوشے خوب جھکا دیئے گئے ہیں اور جس کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ خوش بختی کا ہر پھل اس میں پایا جاتا ہے اور ہر انگارہ اس سے لیا جاتا ہے۔ لیکن اس تک رسائی جان جوکھوں کا کام ہے۔ اس کے فیض کے چشموں کا پانی خوش ذائقہ اور خوشگوار ہے۔ پس پلنے والوں کو خوشخبری ہو۔

اور میرے دل میں اس کے کچھ انوار (اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی) ڈالے گئے ہیں۔ مَیں تو اُن کو کسی اَور طریقے سے حاصل کرنے سے قاصر تھا۔

اللہ کی قسم! اگر قرآن نہ ہوتا تو میرے لئے زندگی میں کوئی لطف نہ رہتا۔ مَیں نے اس کا حسن لاکھ یوسفوں سے بھی زیادہ پایا چنانچہ مَیں اس کی طرف پورے زور سے کھنچتا چلا گیا اور اس کی محبت میرے دل میں گھر کر گئی۔

اس نے میری اس طرح پرورش کی ہے جس طرح ایک جنین کی پرورش کی جاتی ہے اور اس کا میرے دل پر ایک عجیب اثر ہے اور اس کا حسن مجھے دیوانہ کئے ہوئے ہے۔ اور مجھے بذریعہ کشف معلوم ہوا ہے کہ حَظِيْرَةُ الْقُدُسِ (یعنی جنت) قرآن کریم کے پانی سے سیراب کی جاتی ہے۔ یہ آبِ حیات کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے جس نے بھی اس سے پانی پیا وہ نہ صرف خود ہمیشہ کی زندگی پا گیا بلکہ دوسروں کو بھی زندہ کرنے والا بن گیا۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن۔ جلد ۵۔ صفحہ ۵۴۵۔۵۴۶)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"ظلمانی حالت تھی کہ جو آنحضرت ﷺ کے بعثت کے وقت تک اپنے کمال کو پہنچ کر ایک عظیم الشّان نور کے نزول کو چاہتی تھی اور اسی ظلمانی حالت کو دیکھ کر اور ظلمت زدہ بندوں پر رحم کر کے صفتِ رحمانیت نے جوش مارا اور آسمانی برکتیں زمین کی طرف متوجہ ہوئیں سو وہ

ظلمانی حالت دنیا کے لئے مبارک ہوگئی اور دنیا نے اس سے ایک عظیم الشّان رحمت کا حصہّ پایا کہ ایک کامل انسان اور سیّد الرسل کہ جس سا کوئی پیدا نہ ہوا اور نہ ہوگا دنیا کی ہدایت کے لئے آیا اور دنیا کے لئے اس روشن کتاب کو لایا جس کی نظیر کسی آنکھ نے نہیں دیکھی پس یہ خدا کی کمال روحانیت کی ایک بزرگ تجلّی تھی کہ جو اُس نے ظلمت اور تاریکی کے وقت ایسا عظیم الشّان نور نازل کیا جس کا نام فرقان ہے جو حق اور باطل میں فرق کرتا ہے۔ جس نے حق کو موجود اور باطل کو نابود کر کے دکھلادیا۔" (براہین احمدیہ صفحہ ۳۵۱۔ حاشیہ)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنے عربی منظوم کلام میں فرماتے ہیں: ترجمہ پیش کرتا ہوں:

اور تُو کچھ جانتا ہے کہ قرآن فیض کے رو سے کیا شے ہے؟ وہ ایک راہبر ہے جو بہشت کی طرف کھینچتا ہے۔ اس میں دو نُور ہیں۔ ایک تو علوم کا نُور اور دوسرے فصاحت اور بلاغت کا نُور جو دانۂ نقرہ کی طرح چمکتا ہے۔ وہ ایک ایسا کلام ہے جو ہر ایک کلام سے فوقیت لے گیا۔ اور اس کے بعد مجھے کوئی جمال اچھا معلوم نہ ہوا اور آفتاب اور قمر بھی اچھے دکھائی نہ دیئے۔ اور تمام اور ہر یک قسم کے نُور قرآن ہی میں ہیں۔ مگر مرنے والے دھوئیں کی طرف دوڑتے ہیں۔ اور مَیں ایک نصیحت دینے والا دوست اور امین ہوں۔ اور جو شخص مجھے دیکھے وہ میرے نورِ علم کو معلوم کرلے گا۔ (نور الحق۔ جلد اوّل)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی منظوم کلام میں سے چند اشعار کا ترجمہ پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:

قرآن کے پاک نُور سے روشن صبح نمودار ہوگئی اور دلوں کے غنچوں پر بادِ صبا چلنے لگی۔ ایسی روشنی اور چمک تو دوپہر کے سورج میں بھی نہیں اور ایسی کشش اور حسن تو کسی چاندنی میں بھی نہیں۔ یہ سچائی کا سورج جب اس دنیا میں ظاہر ہوا تو رات کے پجاری اُلّو اپنے اپنے کونوں میں جاگھسے۔ اے کانِ حسن! مَیں جانتا ہوں کہ تُو کس سے تعلق رکھتی ہے۔ تُو تو اُس خدا کا نُور ہے جس نے یہ مخلوقات پیدا کی۔ مجھے کسی سے تعلق نہ رہا۔ اب تُو ہی میرا محبوب ہے کیونکہ اُس خدائے فریادرس کی طرف سے تیرا نُور ہم کو پہنچا ہے۔

(براہین احمدیہ۔ حصہ سوم۔ حاشیہ صفحہ ۲۷۴ مطبوعہ ۱۸۸۲ء)